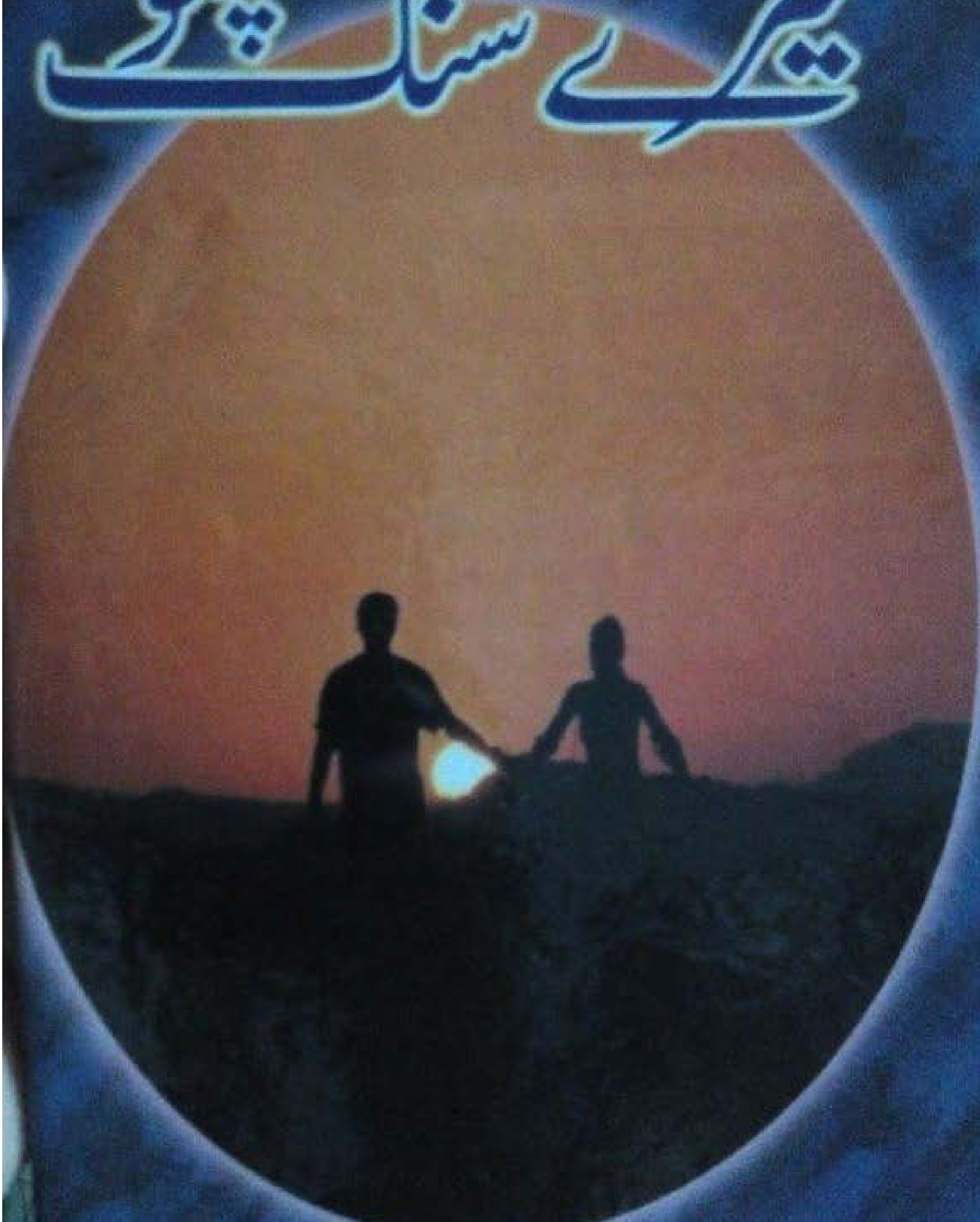
# میرے سنگ چلو



شیریں گل رانا

بسم الله الرحمن الرحيم

# فہرست

# پیش لفظ

میرے والد جناب عزیز خان طاہر صاحب (مرحوم) جو کہ شاہ ولی بارٹری میں
چیف اکاونٹنٹ کے عہدہ پر کام کررہے تھے انہیں بھی شعروشاعری کا ذوق تھا امی محترمہ
سزا ارشاد بیگم (مرحومہ) خود چھوٹی چھوٹی لکھ لیتی تھیں جو کہ وہ ''انجمن خواتین'' کی
وائس پریزیڈنٹ ہونے کے ناتے مختلف تقاریب میں پڑھتی تھیں۔ اس حوالے سے
شعروشاعری سے لگاؤ مجھے ورثہ میں ملا ہے۔ شعروشاعری کے لئے سازگار ماحول میں
پلنے بڑھنے سے شاعری میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اچھے اشعار کو سراہنے کے ساتھ ساتھ یاد
کرلیتی اور پھر لکھ لیتی۔ بیت بازی کے مقابلوں کے لئے اعلیٰ ادبی وعلمی اشعار یاد
کرتی رہی۔ سکول کے زمانے تک اپنا کوئی شعر یا نظم لکھنے کا کوئی واقعہ یاد نہیں ہاں! بیڈ
مینٹن میچ میں ایک دفعہ غلط فہمی کی بنا پر مخالف ٹیم کو جتا دیا جس کا مجھے سخت رنج ہوا اور
زبان سے فی البدیہہ ایک شعر نکل گیا جو ہار جیت کے حوالے سے تھا۔ اب یاد نہیں۔

پھر اسلامیہ کالج کوپر روڈ سے ایف۔ اے کرتے ہوئے کچھ تھوڑا سا لکھا
تھا۔ جس میں سے فقط ایک شعر یادوں میں زندہ ہے جو کچھ اس طرح سے تھا۔

سینے وچ بھانبڑ پیا اگ وانگوں بلدا
اکھاں وچوں راوی تے چنا پیا وگدا

اکتوبر 1974 میں ایف۔ اے کے بعد شادی ہوگئی۔ دو بچے ہوگئے۔

1978 میں شاعری کا دور شروع ہوا کبھی کبھار دو چار اشعار لکھ ڈالے اور بس! 1979 میں پرائیویٹ بی۔اے ہائی سیکنڈ ڈویژن سے پاس کیا۔ 1980 سے اخبارات میں لکھنا شروع کر دیا۔ابتدا چھوٹے چھوٹے واقعات سے "جمعہ میگزین نوائے وقت" سے کی۔پھر غزلوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہر ہفتے ہی میری کوئی نہ کوئی چیز اخبار میں چھپ جاتی (بیدار سرمدی اور اسد اللہ غالب صاحب سے کبھی کبھار تحاریر کے بابت پوچھ لیتی) 1982 میں ریگولر فسٹ ڈویژن میں کالج آف ایجوکیشن سے بی۔ایڈ کیا وہیں اپنی پہلی مصرع طرح کے ساتھ لکھی ہوئی غزل پر پہلا انعام لیا۔

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

نیند میں ڈوبے رہے اور گلستاں جاتا رہا

تقریب میں مظفر وارثی صاحب اور احمد ندیم قاسمی صاحب مہمانانِ گرامی تھے اور انہی سے انعام ملا۔دسمبر 1982 میں ڈی۔پی۔ایس جوائن کر لیا۔ڈی۔پی۔ایس کے میگزین "پبلکن" کی گرلز ونگ کی ایڈیٹر ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ابتدائی زمانے میں جناب حفیظ طاہر صاحب، جناب حزیں قادری صاحب، جناب قتیل شفائی صاحب اور نگہت سیما سے اصلاح لی۔لکھنے لکھانے کا سلسلہ نوائے وقت سے نکل کر، جنگ، اخبار جہاں اور اخبار خواتین تک فل پیج افسانوں تک جا پہنچا۔لکھنے لکھانے اور پڑھانے کے ساتھ ساتھ پڑھنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا 1985 میں اللسان العربی اوپن یونیورسٹی علامہ اقبال سے A پلس گریڈ میں عربی کا کورس کیا۔1986 میں خانہ فرہنگ ایران سے کیلی گرافی اور فارسی بول چال کا ایک سال کا کورس کیا 1986 کے اختتام پر سروس کے دوران ہی ایم۔اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کرلیا

1987 میں کرنل صاحب کے ایڈیشنل کمشنر ہونے پر کوئٹہ جانا پڑا۔ ڈی۔پی۔ایس (ڈویژنل پبلک سکول ماڈل ٹاؤن) چھوڑ دیا۔ دو بچے بیٹا، بیٹی پیدا ہوئے، لکھنے لکھانے کا سلسلہ تقریباً چار سال منقطع رہا۔ پھر 1992 میں ایک باقاعدہ نظم "خوشبوؤں کے گلاب" لکھی لکھ کر اپنے شعریت کے جینے کی نوید ملی مگر اخبارات میں نہیں لکھا۔ لکھنے کا سلسلہ چل نکلا 98-97 میں دو سال کا تفسیر قرآن کورس انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد سے کیا۔

ڈی۔پی۔ایس لاہور آنے پر پھر گئی 1997 میں جوائن کر لیا۔ عظمیٰ گیلانی جو کہ تین شعری مجموعوں کی شاعرہ ہیں کے کہنے پر اپنی منتشر شاعری کو یکجا کرنے کا خیال آیا۔ پچھلے سال پنجابی اور آزاد شاعری کا تجربہ کیا۔ مزہ آیا۔

پچھلے سال جون میں شاہد بھائی نے کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں بھرپور مدد کا وعدہ کیا اور اب اپنے وعدے کی پاسداری بڑی عمدگی اور احسن طریقے سے کر رہے ہیں۔ میں ان کی کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں کی گئی کاوش کے لئے تہہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر باجی کلثوم اور بچوں پر اپنی خصوصی رحمت کا نزول فرمائے۔ آمین

یہ شعری مجموعہ میری بیس سالہ شاعری پر محیط ہے۔ اگر یہ مجموعہ شاعری کے معیار پر پورا اترا اور اسے سب کی جانب سے پذیرائی ملی تو انشاء اللہ دوسرا مجموعہ مکمل کرنے کی جسارت کروں گی۔

آخر میں میں اپنے پروردگار، اُس کے رسول ﷺ، اپنے والدین اور شوہر کی تہہ دل سے ممنون ہوں جن کی دُعاؤں اور تعاون سے میں اس قابل ہوئی۔

شبرین گل رانا

# اَللّٰہ ھُوَ

جب بھی دیکھوں تجھ کو دیکھوں
جب بھی سوچوں تجھ کو سوچوں
اللہ ھو بھئی اللہ ھو
لا الہ الا ھو
باہر تو ہے من میں تو ہے
سوچوں کے آنگن میں تو ہے
اللہ ھو بھئی اللہ ھو
لا الہ الا ھو
تو ہے شافی تو ہے کافی
تو رہتی دنیا تک باقی
اللہ ھو بھئی اللہ ھو
لا الہ الا ھو

# تُو ہی تُو

ہر سو دیکھا ہر سو پایا
تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے

پتے میں تو ڈالی میں تو
پھولوں میں ہریالی میں تُو
تُو ہی ظاہر تُو ہی باطن
تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے

پتھر میں تُو پانی میں تُو
ہے اِس دارِ فانی میں تُو
بن تیرے نہ دھرتی امبر
تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے

میرے تن ہستی میں تو ہے
ویرانہ بستی میں تُو ہے
تجھ کو دیکھا تجھ کو جانا
تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے

تُو ہے مالک تُو ہے رازق
تُو ہے برتر تُو ہے خالق
سب کچھ ہے تُو سب میں ہے تُو
تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے

ہر سو دیکھا ہر سو پایا
تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے

دن رات کا گزرنا قدرت کا فیصلہ ہے
تُم نے گزارا ایسے ہم نے گزارا ویسے

# مُناجات

الٰہی یہ تیرا گنہ گار بندہ
بنا اس کو اپنا پرستار بندہ
غفورُ الرَّحیم اسم عالی ہے تیرا
مگر میں ہوں یا رب سیہ کار بندہ
تیرا رحم اور ہے عنایت جہاں پر
ہے چشم کرم کا طلب گار بندہ
تُو آقا ہے اس کا تُو مولیٰ ہے اس کا
تیرے لطف کا ہے سزاوار بندہ
اسے دین ودنیا کی دولت عطا کر
ہے جنت کا طالب خطا کار بندہ

# حمد باری تعالیٰ

میرے مالک بہت حلیم ہے تُو
سچ تو یہ ہے بڑا کریم ہے تو
تجھ سوا کب کسی کو ہے سجدہ
میرے آقا ! بڑا عظیم ہے تُو
کون تجھ جیسا مہرباں ہے یہاں
میرے خالق ! بڑا رحیم ہے تو
تجھ سوا ہے کسے دوام یہاں
میرے داتا ! بڑا قدیم ہے تُو
تجھ سوا سارے ناتے ہیں جھوٹے
میرے مولا ! میرا کلیم ہے تُو
کوئی دل میں نہیں سوا تیرے
تو ہے قادر بڑا علیم ہے تُو

بک نمبر ا

'میرے سنگ چلو'

## نعت شریف بحضور سرورِ دوعالم ﷺ

مجھے اپنا جلوہ دکھائیں حضور ﷺ
مجھے خاکِ در ہی بنائیں حضورؐ
میری ناؤ دیکھیں بھنور میں پھنسی
کِنارے پہ اس کو لگائیں حضورؐ
زمیں جو فلک سے بھی ممتاز ہے
وہ جنت ہمیں بھی دکھائیں حضورؐ
ترستی ہے دیدار کو یہ نظر
وہ جالی وہ گنبد دِکھائیں حضورؐ
تعاقب میں نکلا ھجومِ الم
مجھے رنج و غم سے بچائیں حضورؐ
تمھاری شفاعت کا ہے آسرا
کرم کے شجر کو ہلائیں حضورؐ
جگہ اپنے قدموں میں دے دیں مجھے
یہ عرضی میری مان جائیں حضورؐ

شیریں گل رانا

## بحضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمدؐ! غم کے طوفاں میں کنارے آپؐ ہیں
ڈوبتی اُمت کی کشتی کے سہارے آپؐ ہیں

آپؐ کی الفت کے دریا میں بہی جاتی ہوں میں
آپؐ ہی ہیں میری موجیں میرے دھارے آپؐ ہیں

راہ غم کردہ مسافر اور پریشاں حال ہوں
یہ جہاں ظلمت کدہ ہے اور ستارے آپؐ ہیں

آپؐ ہی کے نور سے ہیں رونقیں اس بزم کی
آپؐ سرتاجِ رُسل ہیں، سب سے نیارے آپؐ ہیں

ہو رہائی غم سے گُل کی یہ دُعا فرمایئے
بخش دیجیے میں جو چاہوں رب کے پیارے آپؐ ہیں

شیریں گُل رانا
میرے سنگ چلو، بک نمبر ا

# مصرع طرح کے ساتھ

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
نیند میں ڈوبے رہے اور گلستاں جاتا رہا

کِس کو فرصت تھی کہ دیکھے اِک پریشاں حال کو
ہم تو پیچھے رہ گئے اور کارواں جاتا رہا

دیکھ سکتی ہی نہیں دنیا کسی کے پیار کو
آگ پھر ایسی لگائی راز داں جاتا رہا

عشق کی طاقت سے واقف ہم کبھی پہلے نہ تھے
ایسے دیوانے بنے سودوزیاں جاتا رہا

یہ کرشمے تو محبت نے دکھائے بار بار
ہم یہاں بیٹھے رہے اور دل وہاں جاتا رہا

بے حسی کی چل رہی ہیں آندھیاں کتنی شدید
اہلِ دل کی اُلفتوں کا سائباں جاتا رہا

اہلِ زر کی یورشوں نے چھین ڈالا سائباں
اس وطن سے سایۂ امن واماں جاتا رہا

حاسدوں نے توڑ ڈالا آشیاں اقبال کا
یہ نہ دیکھا کیا گیا، کس کا جہاں جاتا رہا

تنکے تنکے جوڑ کر جو کل بنایا آشیاں
ایسی تند آندھی چلی نام ونشان جاتا رہا

# مجھے کھو کر

مجھے کھو کر وہ پچھتایا تو ہو گا
انا کا بتکدہ ڈھایا تو ہو گا

یہ چاہا تم نے دکھلائی نہ دوں میں
میری تصویر کو پایا تو ہو گا

ہوئی ہو گی جو پیاسی دل کی بستی
تو اشک آنکھوں نے برسایا تو ہو گا

در و دیوار نے دیں جب صدائیں
وہ ظالم سُن کے گھبرایا تو ہوگا

بھری محفل میں جب تنہا وہ ہو گا
اسے میرا خیال آیا تو ہو گا

ہزاروں زخم سہہ کر دیں دُعائیں
میرا قاتل بھی شرمایا تو ہو گا

حقیقت میں بہت ہی دور ہوں میں
میرے پیکر کا اک سایا تو ہو گا

خوشی کے چند لمحے جو ملے تھے
وہی یادوں کا سرمایا تو ہوگا

تمنا تھی تیری کہ روند ڈالوں
کچل کے گُل وہ مرجھایا تو ہو گا

# سیکھ لیا

اس دل نے دھڑکنا سیکھ لیا
پتھر نے دہکنا سیکھ لیا
یہ رات اندھیری تھی تو سہی
جذبوں نے چمکنا سیکھ لیا
اک راکھ کا ڈھیر بنے تھے ہم
شعلوں سے بھڑکنا سیکھ لیا
ہر چابک نشتر زخم سہا
زخموں سے تڑپنا سیکھ لیا
پی پی کے ایسے بھر سے گئے
بادل سے برسنا سیکھ لیا
مغرب کی کالی آندھی سے
منزل سے بھٹکنا سیکھ لیا

پابند یہ جسم ہے ذہن نہیں
پنچھی نے پھڑکنا سیکھ لیا
آزاد فضا کے پنچھی سے
چڑیوں نے چہکنا سیکھ لیا
حد جوروستم کی دیکھی تو
تنکوں نے بھڑکنا سیکھ لیا
ہم خوشبو بن کر پھیل گئے
چندن سے سلگنا سیکھ لیا
شیروں کی دھاڑوں میں پل کر
گل نے بھی گرجنا سیکھ لیا

اک موسم ہے بھادوں کا
اک موسم ہے یادوں کا
اک موسم چپ رہنے کا
اک موسم ہے باتوں کا

# نام اس جینے کا

نام دُشنام کا ہم نے تو ثنا رکھا ہے
زیست کے لطف کو اک درد بنا رکھا ہے

میری آنکھوں میں یہ پانی ہے تو آنسو نہ کہو
میں نے اک طاق میں دیپک سا جلا رکھا ہے

مجھے لفظوں کی کہانی کو سمجھنا ہی نہیں
تیری خاموشی کا اب نام صدا رکھا ہے

مجھے بس یاد ہو تم اور تو کچھ یاد نہیں
ایک مدت ہوئی خود کو بھی بھلا رکھا ہے

تیری باتوں سے رگوں میں جو اترتا ہی گیا
زہر کا نام بھی ہم نے تو دوا رکھا ہے

ہر سزا مجھ کو ہے منظور اگر تو خوش ہے
تیری سرکار میں خود کو تو جھکا رکھا ہے

تم اسے رنگ کہو نور کہو یا خوشبو
نام اس جینے کا ہم نے تو سزا رکھا ہے

تیری جانب سے جو اک خار ملا ہے مجھکو
اس کو گُل جان کے زلفوں میں سجا رکھا ہے

# معجزے یوں ہوا نہیں کرتے

معجزے یوں ہوا نہیں کرتے
چاک داماں سلا نہیں کرتے

دوستی ٹھیک ہے مگر جاناں!
نام رسوا کیا نہیں کرتے

ایک ہی در پہ ہے نظر اپنی
ہر گلی میں صدا نہیں کرتے

زندگی بار ہا نہیں ملتی
بے دلی سے جیا نہیں کرتے

اپنی مرضی سے دیکھ لے ورنہ
کہہ کے قتلِ انا نہیں کرتے

جو اسیرِ وفا ہوں خود شیریںؔ
وہ کسی سے جفا نہیں کرتے

میرے سنگ چلو

## تم کو کھو کر

تم کو کھو کر اس طرح سے زندگی کرتی رہی
ایک پل جیتی رہی اور ایک پل مرتی رہی

میں تہی داماں رہی وہ رنگ و خوشبو لے گیا
پھر بھی میں نفرت کی دشمن پیار ہی کرتی رہی

میرا پروانہ میری اِک آنچ سے جل مر گیا
اور میں بجھنے کے ڈر سے رات بھر جلتی رہی

اس کا پندار وفا زخمی نہ ہو بس اس لئے
جیت کر میں اس کے آگے آپ ہی ہرتی رہی

بے وفا تھا جو بھی تھا ، پر تھا وہ میرا انتخاب
اس لئے الزام اپنے آپ پر دھرتی رہی

# اس کے نام.......

میرے کلام کا حسنِ کلام اس کے نام
سہانے خواب ہیں میرے تمام اس کے نام
اُداسیوں سے کبھی واسطہ نہ ہو اسکا
کہ زندگی کی خوشی ہے تمام اس کے نام
وہ ہم سے دور ہے گرچہ ذراحقیقت میں
ہے انتظار کی ہر ایک شام اس کے نام
اسی کے دم سے ملی ہیں تمام ترخوشیاں
ہماری زیست کا اونچا مقام اس کے نام

اس دیپ کے نصیب میں بجھنا ہے ہر گھڑی
آندھی میں جس دیئے کو جلا کے ہے رکھ دیا

# آگ کچھ ایسی لگی.....

آگ کچھ ایسی لگی ہم سے بجھائی نہ گئی
ایسی روٹھی میری تقدیر منائی نہ گئی

یوں تو بستے ہی رہے شہر اجڑنے کے بعد
ایسی اجڑی میری دنیا کہ بسائی نہ گئی

دل میں طوفاں سے چھپائے ہوئے چلتی ہی رہی
لب پہ آئی ہوئی گفتار سنائی نہ گئی

جس کو چاہا ہو بھلا اس سے گلہ کیا معنی
دل پہ جو چوٹ لگی ہم سے دکھائی نہ گئی

میری آنکھوں پہ لگے یوں تو حیا کے پہرے
صورت ایسی نظر آئی کہ بھلائی نہ گئی

# چاہت کے گیت

چاہت کے گیت ہم سے تو گائے نہیں گئے
الفت کے دیپ ہم سے جلائے نہیں گئے
کچھ میرے صبر ہی کی کوئی انتہا نہ تھی
یہ بات تو نہ تھی کہ ستائے نہیں گئے
تم سے شروع زیست ہوئی تم پہ ختم ہے
یہ تو نہ تھا کہ رشتے بنائے نہیں گئے
رنجش بھی تھی نہ اور کوئی بیر بھی نہ تھا
چاہت کے زخم ہم سے دکھائے نہیں گئے
تھی بات روٹھنے کی نہ پر، روٹھ کر گئے
کوشش بھی کر کے دیکھی ، منائے نہیں گئے
دل میں کچھ ایسی گرہیں بندھیں ، بندھ کے رہ گئیں
وحشت ہے ایسی طاری ،ہنسائے نہیں گئے

# تیرے نام کے ساتھ...........

تیرے نام کے ساتھ جیا میں نے تیرے نام کے ساتھ ہی مرنا ہے

کیا فائدہ رکھا جیت میں ہے جب جیت جیت کر ہرنا ہے

کیوں سپنے دیکھے آنکھوں نے ، کیوں محل بنائے سپنوں کے
یہ بندھن کیسا بندھن ہے جب ٹھنڈی آہیں بھرنا ہے

یہ رشتہ کیا یہ ناتا کیا جب کرچی کرچی ہستی ہے
تنہائی بھلی تھی میرے لئے جب تنہا جیون کرنا ہے

# اور زندگی جلتی رہی

نفرت کوئی پلتی رہی
اور زندگی جلتی رہی

اس چلچلاتی دھوپ میں
بن نقش پا چلتی رہی

تھا خالی کاسہ مانگ کا
وہ خون سے بھرتی رہی

میں چلتے چلتے رک گئی
اور رُک کے پھر چلتی رہی

ہو دائمی شب جس طرح
یوں زندگی ڈھلتی رہی

تھا مجھ پہ سایہ بھی تیرا
کیوں رات دن جلتی رہی

# دو چار لمحے

ہیں زندگی کے دو چار لمحے
کہاں گئے پر بہار لمحے ؟
قرار کب بے قرار یاں ہیں
کہاں چھپے ہیں قرار لمحے ؟
تھکے کبھی ہم کبھی نہ ہارے
ہماری جیتیں ہیں ہار لمحے
نہ جانے وہ کیوں نہ لوٹ آئے
جو چھٹ گئے ایک بار لمحے
یہ زندگی کا عذاب کیوں ہے
بھڑکتی ہر سو ہے نار لمحے

# سو قمقمے جلاؤ

سو قمقمے جلاؤ سویرا نہیں ہوتا
جھومے نہ ہوا میں جو ، پھریرا نہیں ہوتا

اِن آنکھوں سے بہتے ہوئے دریا میں نہ بہہ جا
جو رحم کرے وہ تو لٹیرا نہیں ہوتا

گر تم نے یہ ٹھانا ہے کہ فتنہ ہے مٹانا
پھر کچلے نہ پھن جو وہ سپیرا نہیں ہوتا

سوچیں بنا محنت کے ہی مل جائے گی فردوس
پلٹو نہ جہاں وہ تو بسیرا نہیں ہوتا

# خامشی

کس قدر خامشی سی چھائی ہے
کوئی طوفان لے کے آئی ہے

یوں ہے بکھری ہوئی میری ہستی
روئے بر آب جیسے کائی ہے

زندگانی بنی ہے اک طوفاں
کیسی تقدیر میں نے پائی ہے

رات کو ختم ہوتا ہے آخر
صبح پیغام نو یہ لائی ہے

# گلوں کو ایسا نکھار دینا......

گلوں کو ایسا نکھار دینا
خزاں نہ ہو وہ بہار دینا

ہمیشہ قائم رہیں جہاں میں
کہ خوشیاں ایسی ہزار دینا

نہ جس میں کوئی غرض ہو پنہاں
ہمیں وہ بے داغ پیار دینا

میں اپنے پیاروں کو دیکھ تو لوں
ذرا سا جیون ادھار دینا

دلوں کو کردے جدا جدا جو
نہ ایسا کوئی شرار دینا

# انسان بہت کچھ ہے......

انسان بہت کچھ ہے کچھ بھی تو نہیں آخر
اکڑے ہوئے پھرتا ہے کمزور بتاتے ہیں

ٹھانا تھا کبھی میں نے اجیارا بنوں گی میں
جلتی تھی جس کے لئے وہ خود ہی بجھاتے ہیں

یہ کیسا کھویا ہے ناؤ کو ڈبوتا ہے
ملاح تو خود مٹ کر کشتی کو بچاتے ہیں

آکاش کی تختی پر دو نام سے ابھرے تھے
تقدیر سے کیا شکوہ ، وہ خود ہی مٹاتے ہیں

کچھ یاد نہیں اب تو کیا نام ہے رشتے کا
ہم بھول گئے یہ بھی حق کیسے جتاتے ہیں

بس اتنا تعلق ہے ، ہے نام تمہارا ہی
ہاں یاد رہا اتنا قول ایسے نبھاتے ہیں

خود ڈوب رہے ہیں پر اک سامنے مقصد ہے
کشتی کو تلاطم سے مانجھی ہی بچاتے ہیں

نہ تاب شنیدن ہے نہ تم نے ہی پوچھا ہے
سناٹے ہیں گہرے سے کچھ گا کے سناتے ہیں

کچھ ایسے نہ سو چا تھا بر بادی مقدر ہے
اب حسرتیں پچھتاوے یاد آ کے رلاتے ہیں

# اک گھروندا

کبھی اک گھروندا بنایا تھا میں نے
بنایا تھا میں نے سجایا تھا میں نے

میں جانوں کسی کی نظر لگ گئی ہے
سر بزم اک دن ہنسایا تھا میں نے

وہ قسمیں وہ باتیں نہیں یاد کچھ بھی ؟
مناتے ہوئے پھر رلایا تھا میں نے

وہ باتیں جو اک دم ہی یاد آ گئی تھیں
کئی بار سوتے جگایا تھا میں نے

تیرے منہ سے نکلا جو حرف آخری تھا
نہ تجھ کو کبھی بھی ستایا تھا میں نے

# ہمیں تنہا تھا گر جینا

(۱) ہمیں تنہا تھا گر جینا
تو تیرا سنگ کیوں پایا
ندی کے دو کنارے تھے
نہ ہم کو یاد یہ آیا
رفاقت ہم نے کی تجھ سے
ملا لیکن تیرا سایہ
اسے سب یاد ہے لیکن
نہ نام اپنا کہیں آیا

(۲) ہمیں بے رنگ ہونا تھا
تو تیرا رنگ کیوں آیا ؟

رشیدہ یاسمین گُل رانا

# کل تک......

کل تک ہماری تاب سے آنکھیں نہ کھل سکیں
اب راکھ وہ ہوئے ہیں شرارہ نہیں رہا
اک نام کے سوا ہمیں کچھ بھی نہ مل سکا
وہ خود میں گم ہوا تو ہمارا نہیں رہا
کل سونپ دی حیات جسے اس کی ہوگئی
اب اختیار تم پہ تمہارا نہیں رہا
رستے کی دھول دھوپ میں کچھ دیر ساتھ تھا
منزل پہ آتے آتے ہمارا نہیں رہا
ہم ساحلوں کی ریت میں گم ایسے ہو گئے
بکھرے کچھ اس طرح کہ کنارا نہیں رہا
اپنا عروج دیکھ کے بُھولا زوال تھا
اب دیکھ لو چمکتا ستارا نہیں رہا

# تضاد

کہیں بادل نہیں دکھتا
کہیں برسات ہوتی ہے
کبھی الفاظ بے مقصد
کبھی چپ بات ہوتی ہے
کہیں صبحیں نکلتی ہیں
کہیں پر رات ہوتی ہے
کہیں پر جیت ہوتی ہے
کہیں پر مات ہوتی ہے

میں نے اس کے دل میں جھانکا تو نظر آیا یہی
میرے بن کوئی نہیں ہاں میرے بن کوئی نہیں

# تم تھے تم تھے تم تھے وہ......

میں نے جس کے سپنے دیکھے تم تھے ، تم تھے ، تم تھے وہ
جس نے میرے سپنے توڑے تم تھے ، تم تھے ، تم تھے وہ
میں ندیا تھی بہتی بہتی ، میٹھی میٹھی ، گاتی گاتی
جس کی باتیں چلتے کوڑے تم تھے ، تم تھے ، تم تھے وہ
تم نے میری بات نہ مانی ، تم نے میری قدر نہ جانی
دل کے بندھن جس سے جوڑے تم تھے ، تم تھے ، تم تھے وہ
میں نے جس کو سب کچھ جانا میں نے جس کو اپنا مانا
جس کی خاطر اپنے چھوڑے ، تم تھے ، تم تھے ، تم تھے وہ
کرو یقین گر کر سکتے ہو سنو میری گر سن سکتے ہو
سب رستے تھے جس تک موڑے تم تھے ، تم تھے ، تم تھے وہ

# خوشبو کے نام

میری بٹیا میری کلی ہے تو
میرے جیون کی اک گلی ہے تو
کتنی معصوم بھولی بھالی ہے
میری گڑیا بڑی بھلی ہے تو
تیری باتیں ہیں شہد سے میٹھی
اور مصری کی اک ڈلی ہے تو
میری امید بن کے ابھری ہے
جب سے پاؤں پہ خود چلی ہے تو
لوریوں میں بھی ہے دعا شامل
میری آغوش میں پلی ہے تو

# سپنوں کا گھر

میں نے اک گھر کبھی
بنایا تھا
کتنے سپنوں سے پھر
سجایا تھا
تیری راہوں میں جتنے کانٹے تھے
زخم کھا کر انہیں
ہٹایا تھا
میں نے سانسیں رکھی تھیں جس کے لئے
اس نے خود ہی انھیں گھٹا یا تھا
اب تیری آنکھ میں نمی کیوں ہے
تو نے خود ہی ہمیں مٹایا تھا
ہم نے دو کو بھی ایک جانا تھا
تم نے اک کو کئی بنایا تھا
بعد مرنے کے زندگی پائی
منہ سے اس نے کفن ہٹایا تھا

# گلاب لمحے

وہ خُوشبوؤں کے گلاب لمحے
سبھی ہیں ماضی کا باب لمحے
یہ زندگی جو ہمیں ملی ہے
جو کچھ کیا ہے حساب لمحے
محبتوں کا نہ پایا مقصد
نہ پڑھ سکے جو کتاب لمحے
بھنور سے شاید نکل ہی جاتے
نہ ہوتے گر یہ شتاب لمحے
ہماری چاہت کا ہیں صلہ جو
وہ نفرتوں کے خراب لمحے
یہ ایک بے کیف زندگی ہے
بچھڑ گئے پُر شباب لمحے
تمہاری فرقت میں جو بتائے
بہت گراں ہیں عذاب لمحے
خوشی کا یارو وہ دور کیا تھا
بس ایسے جیسے سراب لمحے

# تھا جس کے لئے......

تھا جس کے لئے جینا مجھ کو
اس شخص نے مجھ کو مار دیا
اب جھولی میں کچھ بھی تو نہیں
جو کچھ تھا تم پہ وار دیا
ہم جیتنے والوں میں تھے مگر
یہ جیون خود ہی ہار دیا
جب قرب نہ تھا منظور تجھے
پھر کیوں مجھے اتنا پیار دیا
اکھیوں میں چمک ہے اشکوں کی
جلتا ہے سمندر پار دیا

# اے شمع

اے شمع جل رہی ہے تو کس کے مزار میں
ہم نے بھی دن نہ دیکھے کسی بھی بہار میں
کہتے ہیں دھرتی سرخرو اک پیار ہی سے ہے
ہم نے نہ دیکھی اچھی گھڑی تیرے پیار میں
دستک نہ دی کبھی بھی میرے دل پہ اے صنم !
گزری ہے میری عمر تیرے انتظار میں
مانا سکون اچھا ہے پر موت سا نہ ہو
ہلچل کبھی مچے بھی تو گہرے قرار میں

# سب سے اچھا من کا موسم

سردی آئے گرمی جائے
خزاں بہار و بدلی چھائے
دل نہ بہلے کسی بھی طور
اندر باہر موسم اور

باہر بوندیں برسیں ٹپ ٹپ
اندر آنکھیں برسیں تپ تپ
اس پر کبھی کیا ہے غور
اندر باہر موسم اور

تو خوش ہے تو سکھی ہے دنیا
تو چپ ہے تو دکھی ہے دنیا
یونہی چلتا رہا ہے دور
اندر باہر موسم اور

من کا موسم سچا موسم
من کا موسم اچھا موسم
بدلے ہیں گلشن کے طور
اندر باہر موسم اور

# ہر نفس کٹاری ہے

ہر نفس کٹاری ہے ، ہر قدم ہی بھاری ہے
پھر بھی وہ تو زندہ ہے ، کیونکہ حکم باری ہے
اس کے لب پہ خاموشی ، اس کی آنکھ میں پانی
اب ہوا لہو جاری ، زخم یہ تو کاری ہے
ہر طرف دکھیں انساں ، ہر طرف بسیں انساں
اس کے دل میں سناٹا ، سکتہ ایسا طاری ہے
وہ بھی در پہ آئی ہے ، خالی کاسہ لائی ہے
جائے نہ کوئی خالی ، فیض ایسا جاری ہے
سب کو دی خوشی تو نے ، اس کے پاس کیا کچھ ہے؟
اس کو بھی عطا کردے ، تیری دنیا ساری ہے
فتح کے ہیں کیا معنی ، جیت کس کو کہتے ہیں
گلؔ بھی جیت کے دیکھے ، ساری عمر ہاری ہے

# عِلم

علم زندگی ہے علم اَوّلین ہے
علم بندگی ہے علم آخریں ہے

علم سے ہے عابد علم سے ہے ایمان
علم سے ہے زاہد علم دین و عرفان

علم ہے عبادت علم سے بنی ہے
علم ہے ریاضت علم روشنی ہے

علم سے ہے ہستی علم سے حیا ہے
علم سے ہے بستی علم سے بقا ہے

علم ہے خزانہ علم سے ہے عالَم
علم بن دیوانہ علم سے ہے عالِم

# غم نہ کرو

غم نہ کرو اپنا چھوٹا
غم نہ کرو سپنا ٹوٹا

غم نہ کرو گر بکھر گئے
غم نہ کرو جو بچھڑ گئے

غم نہ کرو گر ہارے تم
رنج والم کے مارے تم

غم نہ کرو گر وہ روٹھا
تم سچے ہو ، وہ جھوٹا

بیت گیا سو بیت گیا
ہارا کل وہ ، جیت گیا

# جنبش سے لبوں کی

جنبش سے لبوں کی تو ادا ہوتے ہیں الفاظ
دل سے جو نکلتی ہے سنو ! وہ ہی دعا ہے
ہونٹوں کو لگی چُپ ہو یا آنکھوں میں نمی ہو
جو چوٹ لگے دل پہ سنو ! وہ ہی صدا ہے
جب تیری محبت کا صلہ تجھ کو ملے نہ
بدلے میں نہ بدلہ ہو سنو! وہ ہی وفا ہے
یہ مغربی اطوار ردِابوجھ بنی ہے
پردے میں ہے مستور سنو!وہ ہی حیا ہے

# کاش!.......

کاش تمہارے ہونے پر بھی میں تنہا نہ ہوتی
گھلتے گھلتے دن نہ کٹتا، رات کو میں نہ روتی

اتنا بُعد اور اتنی دوری کاش! کبھی نہ ملتے
چین سکون بڑی دولت تھی اِس کو یوں نہ کھوتی

تیری سب کچھ میں تھی لیکن کب تھی تیری ہوتی
تیرے دیپ کی میں باتی تھی نہ نین کی جوتی

کبھی جو دن میں باتیں کرتے ہاتھ پکڑتے میرا
اتنی گھٹن اور اتنے فکر میں رات کو میں نہ سوتی

تم کو غرض تھی مال و زر سے مال سے رشتہ جوڑا
میں نہ پیسہ میں نہ ڈالر میں ہیرا نہ موتی

# تیرے سنگ نے

تیرے سنگ نے ہی جلا دیا
جو جلا تھا دیپ بجھا دیا

تھا راہروِ الفت مگر
مجھے راہ سے تو نے ہٹا دیا

کبھی حال دل جو کہہ دیا
تو اگلے لمحے رُلا دیا

جو غبار دل اٹھا کبھی
اسے آنسوؤں میں بہا دیا

ہوا آگ پانی کا میل کب
ہاں مثل ہے ، یہ دکھا دیا

# صبح تاباں کی خبر

صبح تاباں کی خبر
دھند اب چھٹنے لگی

مدتوں سینچا جسے
فصل وہ پکنے لگی

تیری الفت کے سبب
زندگی کٹنے لگی

مسئلے اتنے اٹھے
زندگی گھٹنے لگی

مانگنا میری لغت میں ہے بہت چھوٹی بات
اسی باعث تو کبھی پیار نہ مانگا تجھ سے

# ایک دن

دوستی کی آخری منزل جدائی ایک دن
کیا ضروری ہے کہ ہو جائے لڑائی ایک دن
مسئلے ہم پیار سے طے کر تو سکتے ہیں مگر
خود ہی کر لیتے ہیں آخر جگ ہنسائی ایک دن
کل تلک اچھا لگا اک چھت کے نیچے بیٹھنا
کیا خبر، کیونکر کیا، کیوں چھت یہ ڈھائی ایک دن
ساری دنیا کی متاع سے جو تھی تجھ کو قیمتی
جانے کیوں خود ہی لٹائی وہ کمائی ایک دن
ہر تماشا دیکھا میں نے آنکھ سے، پر چپ رہی
میں ہوں زندہ، اہمیت اپنی جتائی ایک دن
ایک مدت تک میں سمجھی جن کو اپنا راز داں
چال کھیلی، اصلیت اپنی دکھائی ایک دن

# میرے اللہ کا کرم

میرے اللہ کا کرم مجھ پہ ہوا ہے کتنا
میں نے سوچا بھی نہیں اس نے دیا ہے جتنا

میری راہوں کے اندھیروں کو دیا نور سے بھر
میرے مالک کا کرم مجھ پہ ہوا ہے اتنا

ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کی ہر شے اپنی
جانتا وہ ہے ہر اک شے کو بالآخر مٹنا

# ڈی۔پی۔ایس کے نام

بجلیوں ، آندھیوں میں جلائے شمع
ڈی ۔پی ۔ ایس، ضو دکھائے یہی ہے دعا
جب قدم اٹھ گئے چل پڑا کارواں
کوئی رُکنے نہ پائے یہی ہے دعا
جگ میں روشن ستارے جہاں ہوں کہیں
ڈی ۔ پی ۔ ایس جھلملائے یہی ہے دعا
ہم ہیں شاہیں صفت ، آپ شاہیں بکف
ڈی۔پی ۔ایس پر پھیلائے یہی ہے دعا
عہد بھی ہو یہی اور یہی ولولہ
یہ چمن لہلہائے ، یہی ہے دعا
سچے جذبوں کی طاقت سے فتح ملے
خوشنما گل کھلائے یہی ہے دعا

# میری دعا

یارب ! میری دعا بھی یہی التجا یہی
میرے وطن کو شاد رکھو شاد ہر گھڑی

کن مشکلوں سے دیکھنا پایا تھا یہ وطن
مشکل کے بعد اور بھی آفات ہیں کھڑی

ہم سے ہی بھول کچھ ہوئی جو یہ عذاب ہے
اقرار ہے کہ تیری عنایات ہیں بڑی

اپنے مفاد کو جودی تجھ پر ہے فوقیت
بھولا وطن ہے ہم کو تو اپنی سی ہے پڑی

6 ستمبر یوم دفاع کے حوالے سے

## وطن کے نام

خدا کرے کہ نئی نسل میں ہوں وہ جوہر
انہیں جگائیں جو خواب گراں میں کھو جائیں

خدا کرے کہ کبھی تجھ پہ آنچ آئے نہیں
جری جوان نگہبان ایسے ہو جائیں

تمام خون کے قطرے جو ہیں ثبوت حیات
جو داغ تجھ پہ لگیں خون سے وہ دھو جائیں

میرے وطن پہ اگر آ پڑے کٹھن لمحہ
تو بے دریغ سبھی واں نثار ہو جائیں

جو تیرا قرض چکا دیں تو سر خرو ٹھہریں
لہو سے اپنے کوئی فصل ایسی بو جائیں

کہو نہ مردہ انھیں راہ حق میں جاں دیں گل
حیات پائیں مکمل شہید جو جائیں

شیریں گل رانا
لاهور

# موسموں کی شدت

گزر رہے ہیں تیرے موسموں کی شِدّت سے
جھلس کے رہ گئے غیظ و غضب کی حِدّت سے
کبھی بھی شکوہ و فریاد نہ شکایت کی
بُھگت رہے ہیں تیری قید کو جو مدت سے

؎ میرے حبیب بتا ! کیا تجھے مین پیش کروں
میری حیات تیری ، میرا فکر و فن بھی تیرا

# کبھی کبھی تم

کبھی کبھی تم
اتنا کیوں بدل جاتے ہو؟
کہ شناسا چہرہ
پہچانا نہیں جاتا

رکا رکا سا سفر ہے بجھی بجھی سی حیات
میرے رفیق بتا زندگی چلی کب تھی ؟

# روحی کے نام

تیری آنکھوں میں نمی کیوں ہے؟
تُو چپ چپ سی کیوں رہتی ہے؟
تو کس کو ڈھونڈتی رہتی ہے؟
تو تکتی ہے سب لوگوں کو
جیسے کچھ کہنا چاہتی ہے
تو پتہ کسی کا پوچھتی ہے
تیرا آنچل پھیلا رہتا ہے
تیرے ہاتھ اٹھے سے رہتے ہیں
تیرا قلب ملول ہے خوشیوں میں
ہے خزاں بہار کے موسم میں
یہ سن لے تو۔ یہ جان لے تو
کہ قادر مطلق وہی تو ہے

جو حکم کا دینے والا ہے
تجھے ملنا ہے وہ سب کچھ ہاں!
جو تجھ سے چھینا قسمت نے
وہ آئیں گے......
وہ آئیں گے......
پھر مست کنول کھل جائیں گے
پھر شجر یہاں لہرائیں گے
دن تیرے بھی پھر جائیں گے
پھر روٹھی بہاریں آئیں گی
پر..................
پر اس کے لئے کچھ دیر ٹھہر

شطیرطہ کی نظم کے جواب میں

# گھر سے گھر تک

1

اِک گھر میرے ابو کا
اک گھر میری امی کا
جس گھر میں پلی بڑھی
کھیلی ، کودی جواں ہوئی
ٹھنڈی چھاؤں آنچل کی
جا ں میں اپنے بابل کی
پل بھر کو گوارا نہ تھی
میری جدائی ان کو بھی
پر جانا تھا پرائے دیس
کہ جائیں گڑیاں پیا دیس

2

میں بھی گئی کہ ریت ہی یہ بھی
میں بھی گئی کہ رسم ہی یہ تھی
اینٹیں تھیں دیواریں تھیں
خزاں تھیں ، بہاریں تھیں
در بھی تھے ، دریچے بھی تھے
ہم بھی تھے بچے بھی تھے
غم بھی تھے خوشیاں بھی تھیں
اک جیسے تھے دونوں گھر
پر ...... لمبا فاصلہ
گھر سے ...... گھر تک

نسرین گل رانا

جواب میں

# یاد کرو تو

یاد کرو تو برسوں پہلے
غم نے تمکو مارا تھا
جانے کیا کچھ ہارا تھا
آنکھوں میں نمی تھی اشکوں کی
باتوں میں چبھن تھی زخموں کی
ٹوٹے بکھرے سے دکھتے تھے
کچھ کہتے تھے کچھ رکتے تھے
تب تھاما میں نے ہاتھ تیرا
یہ کہا تھا تم سے یاد کرو
'مجھ سے محبت ہے تم کو تو دیدو مجھ کو سارے غم'

تم نے تو بات میری رکھ لی
دے کر مجھ کو یہ غم سارے
لے کر میں نے یہ غم سارے
جھولی اپنی بھر لی ایسے
کہ ...................
غم ہی غم میں ہو گئی ہوں
ڈھونڈو مجھے میں کھو گئی ہوں

# وقت

وقت رُکتا نہیں کسی کے لئے
چاہے غم ہوں یا کہ ہوں خوشیاں
کہ سے کو چلتے رہنا ہے
ہے وہ دریا کہ بہتے رہنا ہے
بس اک بات کا دھیان رہے
کہ یہ خوشیاں نہیں سدا کے لئے
غم ہوں گھیرے نہیں دوام انھیں

گزر گئی جو بہار آجا
مجھے تیرا انتظار آجا
دھڑکتے دل سے یہ کہنا آکے
میں آگیا ہوں ، قرار آجا

بک 1 "میرے سنگ چلو"

شیریں گل رانا جہلم

## کشمیر کی جلتی وادی

کشمیر کی جلتی وادی کو
اور بوڑھی کبڑی دادی کو
جب سینہ کوٹتے تکتی ہوں
جب آنسو بہاتے تکتی ہوں
تو دل میرا رونے لگتا ہے
کشمیر میں پلنے والوں کی
جب کاٹی پھاڑی لاشوں کو
لے جاتے ہوئے میں تکتی ہوں
ماں بہنیں ان کی لاشوں پر جب غش کھا کھا کر گرتی ہیں
تو دل میرا رونے لگتا ہے
اک بت کی صورت لڑکی کو
جو ہوش و خرد سے بیگانہ
اک چادر سر سے درندوں نے جب نوچ نوچ کے رولی تھی
یہ دیکھ کے میں ڈر جاتی ہوں
اور دل میرا رونے لگتا ہے

# آنسو تو میرے سچے تھے

کالے بادل چھائے تھے          اتنا ہنسی کہ آنسو چھلکے
شجر جھوم لہرائے تھے          جب دیکھا آنکھیں مل کے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بھی تھی          تم نہیں تھے پاس میرے
شمیم ، نسیم ،صبا بھی تھی          میں نے ڈھونڈا ہر سو تم کو

تم میرے پاس بیٹھے تھے          منظر تھا وہ بالکل بدلا
جانے کیا کیا کہتے تھے          او رکہیں بھی تم نہ تھے

خوب ہنسی میں خوب ہنسی          کیونکہ یہ تو سپنا تھا
بولے ! تم اب ہو پھنسی ،          سپنا تھا بالکل جھوٹا

پر ..............................

آنسو میرے تو سچے تھے

# اب لوٹ آ

یہ زندگی اک ریل ہے
آڑتی ہوئی چلتی ہوئی
چھک چھکا چھک
ٹھک ٹھکا ٹھک
چلنا ہے کام اس کا
رکنا ہے موت اس کی
اس اسٹیشن کے بعد
دوسرا آیا گزر گیا
پھر اگلا، پھر اگلا، پھر اگلا
بس یونہی

سفر کٹتا گیا
عمر کٹتی رہی
کاش......
زندگی کے اس طویل سفر میں
'سکھ' نام اسٹیشن بھی ہو
جہاں رک سکیں
جہاں رہ سکیں
کوئی ہاتھ تھام کے یہ کہے
اب لوٹ آ، اب لوٹ آ
اب نہ ستا، اب نہ تو جا

# نصیب اس کا

زندگی کی جھلستی شاہراہ پر
ننگے قدموں آبلہ پا
چلتے گئے چلتے رہے
کہ نام ملا اشرف المخلوق
اسی تگ ودو میں دن رات چلے
دن رات چلے دن رات جلے
کبھی پُرشور آندھیاں کبھی گہرا سکوت
کبھی گرد بگولے ریت ہی ریت
کبھی سردی، گرمی، خزاں، بہار
کبھی رات، دن، شام، دوپہر
مانا حرکت میں مضمر ہے حیات
پر..........................
چین قرار طلب اس کی
گر مل گیا نصیب اس کا
گر نہ ملا نصیب اس کا

بک نمبر ا

# میرے سنگ چلو

اے میرے ہمدم!

ایک وقت وہ تھا جب تو

وقت کے تیز رفتار گھوڑے پر سوار تھا

بھاگ رہا تھا بلکہ اڑ رہا تھا

بلندی ہی بلندی

اوپر ہی اوپر

زمیں نیچے آکاش سامنے

لوگ ہی لوگ، ہنگامے، شور، صدر مجلس

واہ واہ! تالیاں ہی تالیاں

عادت تیری یہ بن گئی

میں ہی میں اور میں ہی میں

پر..........

وہ وقت اب تو گزر گیا

ہرے پتے زرد ہو گئے اور بوڑھے پتے کانپنے لگے
منڈیروں پر دھوپ کے بے نام سائے رہ گئے
سیاہ بالوں میں چاندی کے تاروں کا جال بن گیا
قدم رکنے لگے، نظر دھندلانے لگی
میں کہیں بھی نظر نہ آئی تمہیں نہ کل نہ آج
اب تو ہر سو تنہائی ہے
نہ کہیں تھاپ نہ شہنائی ہے
کوئی بھی پاس نہیں............
بس تھام لو بڑھتا ہوا یہ میرا ہاتھ
اور............ میرے سنگ چلو

یک نمبر ۱ — شیریں گل رانا

## سنا ہے میں نے

(۱)

سنا ہے میں نے ہیں لوگ کہتے
بنا محبت وہ جی سکیں نہ
دلیلیں دیتے ہیں کتنی اچھی
کہانیاں بھی ہیں کتنی سچی
کبھی بتائیں کہ پیار یہ ہے
کبھی سنائیں کہ پیار وہ ہے
بنا محبت ہے زندگی یوں
کہ پانی کے بن کوئی ہو مچھلی
یا دیپ کوئی بنا ہو باتی
یا خوشبو کے بن کھلا ہو اگُل
مگر حقیقت یہی ہے لوگو!

(۲)

کہ پیٹ بھرتا نہیں ہے اس سے
کہ ڈھانپ سکتی نہیں یہ تن کو
نہ سر چھپانے کا آسرا ہے
قدم قدم پر ضرورتیں ہیں
قدم قدم پر لکیر حد کی
قدم قدم پر ہیں فرض بھاری
یہ مانا الفت بڑی سی شے ہے
مگر بڑی سب سے یہ نہیں ہے
محبتوں بن ہیں لوگ جیتے
ہاں نفرتوں میں جیا نہ جائے......

# آج کی پکایئے

نواہو یا وے سویرا
دھپ کیتا وے بسیرا
کجھ کھادا تے پیتا
کجھ کم کار کیتا
گل عورتاں دی اگلی ہوندی وے ایہو
"اج کی پکایئے"
جھگی والی وی ایہو گل کہندی
کوٹھی والی وی ایہو گل کہندی
آلو مٹر تے گاجراں پکیاں نے
ٹینڈے، گوبھی، تے توریاں چکھیاں نے
بھنڈی کریلے بتاؤں وی کھادے
کواب تے ٹکیاں چاول سادے
کدی پلاؤ کدی وے زردہ

کھیر رائیتہ نالے چرغہ
کتے نہ مکدے نے اے کھابے
بچیاں دے وی شوق نے وکھرے
سوپ دے پینڈے بھرے پیالے
ہر دن چنگا چنگا پکدا
ہر دن وکھرا اوکھرا پکدا
فیر وی گل اوتھے رہندی وے
"اج کی پکایئے"

# کل ورگا ای رہیا

توں اج وی کل ورگا ای رہیا
میں بدلی تیری کوئی وی گل
اوہو کوڑ تے اوہو زہراں
اوہو وَٹ تے اوہو غصے

پر..................

میں تے ساری بدل گئی
پانی پلاں تھلے رکیا میں
ویلا وی ساڈا لنگ گیا
اج ایس تھاں تے کل اوس تھاں تے
ٹپ کے جتھے ٹھنڈی چھاں وے

ماڑی بولی



سجنوں تے بیلیو تے نالے
عزیزاں وا تے مہمانو
میرا جیم پَل .

(4) روٹی ٹُک پکاواں آپے
منجا تیرا ڈاہواں آپے
فیروی . . .

چھتی گلاں توں کرناں ویں

(5) مکی دی روٹی ساگ پکایا
لسی دا ڈونگا نال بھرایا
دہی تے مکھن نال
فیروی . . .

کدوں میں تیرے نل لڑنی آں
جو توں آکھیں او کرنی آں
فیروی توں غصے رہنا ویں
چھتی گلاں توں کرنا ویں

(6) ہاں جی ہاں کردی پھردی
حُقہ تیرا آپے بھردی
فیروی

اُنج تے گوڈیاں نوں ہتھ ماریں
(8) کُڑیاں ویکھ کے چھالاں ماریں
فیروی . . .

منگیا کدی نہ سرخی پوڈر
اسمانے توں جاناں وے چڑھ
فیروی توں غصے رہنا ویں
چھتی گلاں توں کرنا ویں

(7) مجھ دے اگے ونڈا پایا
ٹوکا جا کے آپ چلایا
فیروی

(10) سُکڑیاں بھانے کُڑیاں تاڑیں
مُچھاں وٹیں اکھاں ماریں
فیروی

کدوں میں تیتھوں پیسے منگے
پھوں پھوں کردا ہر دم لگے
فیروی توں غصے رہنا ویں
چھتی گلاں توں کرنا ویں

میرے نال تے اینویں بھیڑا
شیداں ویکھ کے لٹر لٹر تیڑا
(9) میرے نال تے ڈاڈا پھڑدا
کڑیاں ویکھ کے پورا کھڑدا

# اجمل دے جان دے بعد

او کدے نئیں آندا
جیڑھا اک واری جاندا
اکھیں کجلا نہ پایا
کلی اُتے وے پراندا
جندڑے کے تے کدی
تینوں موڑ لیا ندا
کیوں کلا گیاں وے توں
سانوں نال لے جاندا
اینھے ڈھے جاناں سی تے
او گھروندا نہ بنا ندا
اج وسدا جے مینوں
تیری نظراں میں لاندا

اپنی پیاری امی کے نام

اپنے پیارے ابو کے نام

میرے سنگ چلو

شبنم گل رانا

کتاب نمبر - ۱

## ماں ہی میرا قبلہ تھی

ماں ہی میرا قبلہ تھی ماں میرا مدینہ تھی
دنیا میں نہیں کوئی ماں ایسا نگینہ تھی

دھرتی کے خزانے ہوں یا ڈھیر ہوں سونے کے
جس کا نہ بدل کوئی ماں ایسا خزینہ تھی

ماں کہکشاں تاروں کی ، ماں نور کا دریا تھی
تھا علم و ہنر یکجا ، ہستی کا قرینہ تھی

طوفاں بہت دیکھے کتنے ہی بھنور آئے
جا چھپتی تھی میں جس میں ماں ایسا سفینہ تھی

شیریں گل رانا

# میں لوٹ آتی ہوں

پیاری ماں
تیرے گھر جاتی ہوں لیکن......
دروازے کو کھولتے ہی میں
دھک سے رہ جاتی ہوں
کہاں میں جاؤں، کدھر کو جاؤں
تجھے نہ دیکھوں تجھے نہ پاؤں
تلاش میری دروازے پر ہی
ختم ہو جاتی ہے
تھکے ہوئے قدموں سے
اور بوجھل دل کے ساتھ
میں لوٹ آتی ہوں............ میں لوٹ آتی ہوں

# میری ماں ہی اچھی ہے

ماں تو اک جیسی ہوتی ہے
پر سمجھتے ہیں یہ سب
سب ماؤں سے بڑھ کر
ان کی ماں ہی اچھی ہے
میں یہ جانوں میں یہ مانوں!
پھر بھی کہتی ہوں
سب ماؤں سے بڑھ کر میری ماں ہی اچھی ہے

شیریں گل رانا

شیریں گُلؔ رانا

# ماں تھی وہ میری ماں

لوری سناتی تھی ماں
مجھ کو سلاتی تھی ماں
جھولا جھلاتی تھی ماں
ہنستی ہنساتی تھی ماں

ماں تھی وہ میری ماں

مجھ کو بلاتی تھی وہ
روٹھوں تو مناتی تھی وہ
مجھ کو کھلاتی تھی وہ
باتیں سناتی تھی وہ

ماں تھی وہ میری ماں

# اک رات کچھ ایسا ہوا

اک رات کچھ ایسا ہوا
بیٹھی تھی میں دہلیز پر
اور سوچتی تھی ماں کو ہی
یکدم نظر اٹھی میری
دیکھا فلک پر اک جگہ اک کوکب تاباں کوئی
تابانی میں سب سے جدا
میں خوش ہوئی حیراں ہوئی
پھر اک عجب قصہ ہوا
اک لمحہ میں اک لحظہ میں
وہ نیچے آیا اس جگہ
اس کی چمک اور نور سے

میرا بدن سب چھپ گیا

اور ہوش اپنا نہ رہا

پھر.................

اک سکوں سا آ گیا

جو روح تک تھا چھا گیا

احساس دوری کا مٹا

کتنے ہی لمحے یوں رہا

بیتی یہاں صدیاں بہت

پھر.......................

امبر کی جانب وہ گیا

اور دیکھتی میں رہ گئی

# ٹپے

ماں رہندی ساں پتھر محلے
پیش جتھے اپنی نہ چلے

ماں رہندی ساں بگّر وال
پیار میں کیتا سُولاں نال

ماں رہندی ساں داتا نگری
اپنے پیا دی ٹیپ سی وکھری

ماں رہندی ساں دُکھیا پور
ٹُٹ کے ہو گئی چُور و چُور

ماں رہندی ساں ڈِنگے کوٹ
کدی نہ نکلے جیبوں نوٹ

# کدی نہ سوچی سی اے گل

کدی نہ سوچی سی اے گل
چھڈ کے توُں ٹر جانا کل

جدوی تیرے بارے سوچاں
ھجر دے مارے جاواں ہل

تیرے منہ تے ایہہ گل رہندی
میرا کی وے ، توں رہ ول

صبر دے نل توں کڈدی جا
رب دیوے گا مٹھا پھل

رُوڑی دے دن پھر جاندے نے
جھل جا جنا جاویں جھل

# توں ویں میرے نال ہمیشہ

صبح سکول وی جانی آں
کڑیاں نوں پڑھانی آن
چھٹی ہووے تے کارنوں آواں
ہانڈی روٹی آپ پکاواں
کُج پانڈے میں اُتے رکھاں کُج پانڈے میں تھلے
روز روز دے کم ایہو نے مارنی آں میں ہلے
کج پڑھنی آن سبق وی اپنے کَج پڑھاں نمازاں
چُلھے چونکے دے کم کنے
ہور وی کم بہتیرے
پر مائیں توں ایہہ نہ سمجھیں
تینوں یاد کراں نہ
ہر کم توں وی پہلوں پچھوں تینوں یاد کراں میں
یاد اونہاں نوں کردے نے جیڑھا بُھل جاندا وے
تو ویں میرے نال ہمیشہ نال ای رہنی ویں

میرے نال ہمیشہ.........

# او ماں سی میری

او ماں سی میری
او چھاں سی میری
او شاں سی میری
جند جاں سی میری
او ہاں سی میری (او نہ کسی میری)
او تھاں سی میری
او جاں سی میری
او باں سی میری
او سبھو کجھ سی میرا
ہوں کجھ وی نئیں وے کول میرے

شیریں گُل رانا

# نکی جئی دوری

دوری ڈنڈا



پیاری ماں اک دن مینوں
نکی جئی دتی سی دوری
ایس دَوری نوں تک کے اوس دن کنا ہسدی ساں
بولی میں کہ امی جی!
کی کراں گی لے کے اینہوں
امی جی نے آکھیا اینج ای
کم آئے گی، رکھ لے اینہوں
اج دوری وچ تھوم وے کُٹیا
اوہدی ٹھک ٹھک دل میرا کُٹیا
تھوم تے چنگا کُٹ گیا وے
پر دل میرا ٹُٹ گیا وے
ہر ڈنڈے نال سٹ پیندی سی
منہ آکھے ماں، اکھ بہندی سی

# ماں

ماں کدی جے تکاں پچھے
تیرا غصہ یاد نئیں
دکھ وی سہندی
کج نہ کہندی
خوش خوش رہندی
ویلی نہ بہندی
کج نہ کج توں کردی رہندی
پیار، عبادت، لکھنا، پڑھنا
شوق سی تیرے کنے پیارے
آیاں دی تکریم توں کروی
کھانا، چاواں گلاں کردی
سب دے دکھ من لیندی سیں توں
سب دے دکھ ونڈ لیندی سیں توں
خدمت سب دی کردی سیں
رب توں سوا نہ ڈردی سیں
چنگی گل دسدی سیں سب نوں
راضی کیتا اپنے رب نوں

# ماں پیاری ماں

ماں پیاری ماں
کنا اچا تیرا ناں
کنا سچا تیرا ناں
ماں پیاری ماں

تیرے بوہے تے ساں چنگی
بھتی روٹی وی نہ منگی
کانھوں دتی نویں تھاں
ماں پیاری ماں

گڈیاں ہور پٹولے چنگے
دن آئے ہن ڈاہڈے مندے
ہن پھائے تے میری جان
ماں پیاری ماں

اے کار وی نمیں میرا
او کاروی نمیں میرا
دس کتھے میری تھاں
ماں پیاری ماں

میں تاں اللہ میاں دی گاں
جتھے بنی اوے تھاں
مینوں دس کتھے جاں
ماں پیاری ماں

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں
توں یاد آوندی ویں
تیرے نال تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں
توں کہندی سیں
بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی
آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے
رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں
سچ ہی آکھیا سی توں مائیں
سچ ہی آکھیا سی

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں
توں یاد آوندی ویں
تیرے نل تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں
توں کہندی سیں
بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی
آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے
رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں
سچ ہی آکھیا سی توں مائیں
سچ ہی آکھیا سی

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں
توں یاد آوندی ویں
تیرے نل تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں
توں کہندی سیں
بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی
آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے
رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں
سچ ہی آکھیا سی توں مائیں
سچ ہی آکھیا سی

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں
توں یاد آوندی ویں
تیرے نال تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں
توں کہندی سیں
بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی
آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے
رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں
سچ ہی آکھیا سی توں مائیں
سچ ہی آکھیا سی

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں
توں یاد آوندی ویں
تیرے نال تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں
توں کہندی سیں
بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی
آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے
رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں
سچ ہی آکھیا سی توں مائیں
سچ ہی آکھیا سی

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں
توں یاد آوندی ویں
تیرے نال تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں
توں کہندی سیں
بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی
آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے
رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں
سچ ہی آکھیا سی توں مائیں
سچ ہی آکھیا سی

# سچ ای آکھیا سی

پیاری ماں

توں یاد آوندی ویں

تیرے نال تیریاں گلاں اج وی یاد نے مینوں

توں کہندی سیں

بندیاں توں امید نہ رکھیں، آس نہ رکھیں کوئی

آس تے جے پورے نہ اترن، دل وی ٹٹ جاندے نے

رب توں منگیں، کرے گا پوری تیرے دل دیاں آساں

سچ ہی آکھیا سی توں مائیں

سچ ہی آکھیا سی

# ککھاں وانگوں

ککھاں وانگوں اسی ہن تل گئے آں
کج تل گئے آں بہتا رل گئے آں

ایہہ دنیا تیری دنیا وے
کل آکھیں گا اساں جھل گئے آں

نہ موتی ہیرا نہ سونا
اسیں ہنجواں وانگوں ڈھل گئے آں

پتھر دی بسل ورگے تے نئیں
اک پھٹ لگاتے کھل گئے آں

# مائیں نی

مائیں نی نہ تیرے نال دکھ کدی پھولیا
جنھاں سکے رول مینوں اونہاں مینوں رولیا
سبھوں اوہدے اپنے نے ، میں ای پرائی آں
جدے لڑگی ساں میں او نہ کدی بولیا
غماں دیاں گلاں نے تاں ہنجواں دی کانی اے
خوشیاں نے ہن ہورے بوا ساتھوں ڈھولیا
دل نے ایہہ مَن بِنا تُوں نہ کدے آئیں گا
کیویں میں سیاناں ، کدے جے توں بُوا کھولیا
لیکھاں نے وی ہن مینوں لینہاں کلا کیتا وے
جیڑھا چنگا لگا مینوں اوہو میتھوں کھولیا
ساڈی کئی بات مائیں ساڈی کئی گل وے
جدوں رونا آیا سانوں لک چھپ رولیا

## پیارے ابو

پیارے ابو آنکھیں کھولیں
آنکھیں کھولیں منہ سے بولیں

پاس کھڑے ہیں ہم تو کب سے
اتنا کہیں کہ، دل نہ ڈولیں

پیار بہت ہے اتنا مانیں
پلڑے میں نہ اس کو تولیں

گھر آجائیں گھر ہے خالی
'ہوسپٹل' میں یوں نہ رولیں

رات کو بھی نیند آتی کب ہے
جلد ہوں اچھے چین سے سولیں

# کل ہی کی تو یہ بات ہے

کل ہی کی تو یہ بات ہے
ماں بھی تھی میرے ساتھ ہی
وہ چل بسی اگلے جہاں
مجھے چھوڑ کے تنہا یہاں
دل بجھ گیا کچھ چبھ گیا
اور وقت جم کے رہ گیا
اتنا بھروسہ تھا مجھے
اتنا سہارا تھا مجھے
ابو تو میرے ساتھ ہیں
پر چھ ہی ماہ وہ بھی رہے

اور چل دیئے امی کے پاس

امی سے ہو کے وہ جدا

وہ جی سکے نہ کچھ برس

وہ تھیں وہاں

یہ تھے یہاں

وہ آ تو سکتی تھیں نہیں

یہ جا تو سکتے تھے وہاں

وہ چل دیئے......وہ چل دیئے

سب اتنی جلدی ہو گیا

کل تھی یسیر اب ہوں یتیم

# شیریں کے لئے

شیریں گل کو جب سے جانتی ہوں تب سے اتنا ہی معلوم ہے کہ اپنے نام کی طرح سدا شیریں، مہربان اور ہنستی مسکراتی ہیں ان کی شاعری کو پڑھ کر یوں محسوس ہوا جیسے ایک نئی شیریں سے ہمکلام ہوں۔ وہ بات کرتی ہیں تو بہت سے ایسے دریچے کھلتے چلے جاتے ہیں جن کا انکشاف میری روح پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انہوں نے زبان اردو کی استعمال کی ہے یا پنجابی کی لفظ کہیں بھی کم نہیں پڑے۔ اور ان کی تلاش تو مسئلہ تب بنتی ہے جب کہنے کو کچھ نہ ہواوے جو خیال در خیال کھلتا چلا جائے وہ اپنے ہونے کا جواز ڈھونڈ ہی لیا کرتا ہے۔

ان کے لئے اشعار میں اتنی گہرائی ہے کہ میں کئی بار ڈوبی اور سوچ کے تسلسل میں کئی بار الجھی رکنا اس لئے بھی پڑا کہ بے ساختگی نے مجھے آگے بڑھنے ہی نہ دیا۔ چھوٹے چھوٹے مصروں میں بڑی بات کہہ جانا کچھ اتنا آسان بھی نہیں مگر ان کے کلام میں تو یہ بات جابجا دکھائی دے گی۔ ان کے شعری مجموعے کو اب سے بہت پہلے منظر عام پر آ جانا چاہئے تھا۔ اب جب کہ یہ سلسلہ چل نکلا ہے تو دوسرے شعری مجموعوں کے آنے میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ سلیقے سے اپنی بات کہہ جانے اور اپنا آپ منوانے پر میری دعائیں شیریں کے ساتھ ہیں۔

سعیدہ عظمیٰ گیلانی

شیریں گل کی شاعری کو پڑھ کر ایک دھیمی ندی کی روانی کا احساس ہوتا ہے۔ ان کا دھیما دھیما لب ولہجہ۔ ہی ان کی شاعری کی خصوصیت ہے۔ سادہ الفاظ اور سادہ لہجے میں بات کرنے والی شیریں کبھی کبھی گہری بات بھی کر جاتی ہیں۔

ہمیں بے رنگ ہونا تھا
تو تیرا رنگ کیوں آیا

ایک اور جگہ کہتی ہیں..

کبھی الفاظ بے مقصد
کبھی چپ بات ہوتی ہے

چھوٹی بحر اور لمبی بحر دونوں کا استعمال کیا ہے۔ آزاد نظمیں بھی ان کے مجموعے میں شامل ہیں۔ ایک خاتون خانہ کی اپنے گھر اور خاندان سے گہری محبت کا عکس بھی ان کی شاعری میں نمایاں ہے۔ پنجابی نظموں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے اور اس کاوش میں بھی وہ پوری اُتری ہیں۔ ان کی شاعری کے جوہر آہستہ آہستہ کھل رہے ہیں۔ مزید مطالعہ اور ادبی محافل میں شمولیت ان کے جوہر کو مزید نکھار دے گی۔ ہم ان کو پہلے مجموعے کے ساتھ دنیائے شعر و ادب میں قدم رکھنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

غلام رسول شاہد

کچے پکے موسم۔ کچے پکے پھل۔ کچے پکے جذبے ان کا ایک الگ رنگ اور بھاؤ ہوتے ہیں۔ اور مکمل پک کر تیار ہونے پر وہ خوبصورتی تو شاید باقی نہیں رہتی لیکن، پختگی کا ایک الگ رنگ ہوتا ہے شیریں گل کی شاعری کچے پکے موسم کی طرح ہے۔ ہوا کا ایک ہلکا سا خوشبو کا جھونکا ہے جو بہار کی آمد اور اپنے مزے کا مژدہ سنا رہی ہے۔ شیریں نے ............................ ادب کی وادیٔ پُرخار میں قدم رکھا ہے۔ یہاں پر آبلہ پائی ان کو نیا روپ عطا کرے گی۔

شہناز مزمل

شیریں گل ایک محترم گھریلو خاتون ہیں۔ گھر میں ایک اچھے دل و دماغ والی عورت کی موجودگی کی خوشبو میں قلم ڈبو کر انہوں نے یہ شاعری کی ہے۔ یہ روایتی نسوانی شاعری نہیں۔ عام شاعرات کے تخلیقی رویوں سے ہٹ کر انہوں نے قریب کے معروف رشتوں کے دائروں میں ایک شعری کائنات بسائی ہے۔ وہ چونکہ شاعر برادری میں ابھی نہیں ہیں۔ لہٰذا ایک سادہ انفرادیت ان کی شاعرانہ شخصیت کو ممتاز بنا رہی ہے۔ وہ انہی لوگوں سے کہہ رہی ہیں "میرے سنگ چلو"۔ جو پہلے ہی ان کے سنگ سنگ چل رہے ہیں۔ یہ محبت بھری تائید بھی ہے اور شاعرانہ تائید بھی۔ ایک عجیب و غریب مٹھاس ان کے لفظوں اور لہجے میں سمائی ہوئی ہے جسے "شیریں" کی مناسبت سے شیرینی کہنا زیادہ مناسب ہے۔ ایک حیرانی شیریں گل کی شاعری کے مطالعے کے دوران میرے دل کے آس پاس رہی کہ وہ اب تک اپنے اندر ہی کہیں چھپی رہیں۔ اس شاعری کے چھپنے کے بعد وہ کہاں ہوں گی۔ اللہ نے انہیں اتنی فراوانی کے ساتھ تخلیقی کیفیتوں سے نوازا ہے کچھ بے قراریاں اور سرشاریاں آپس میں گھل مل گئی ہیں۔ میں شاعری کے صدر دروازے پر ایک منفرد شاعرہ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی

شیریں گل اپنے نام کی طرح مٹھاس بھرے لہجے میں شاعری کرتی ہیں ان کے ہاں روشن جذبوں کا رچاؤ پورے کروفر سے موجود ہے۔ ان کا رجحان نظموں کی طرف زیادہ ہے لیکن غزل میں بھی انکا لہجہ متاثر کن ہے۔ زیرِ نظر کتاب (میرے سنگ چلو) کے ایک حصہ میں شیریں نے اس ہستی کی خدمت میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے یہ جنت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے انکا عشق اس بات کا غماز ہے کہ وہ جنت کمانے میں کامیاب ہوئی ہیں۔

اقبال راہی

مورخہ 21.7.2002ء

اس ماں کی یاد میں

جو کائنات میں مجھے سب سے زیادہ عزیز تھی اور رہے گی۔